احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ - ۲۰ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۱۶ - فتح ۱۳۷۱ ہش، ۱۶ - دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے اعمال کے پھل

اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ پس ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے۔ جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمٰن تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیرابی کا موجب بنتے ہیں۔ (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کہ صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا ربّ اور مالکِ یوم الدین سمجھتا ہے ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری، بدکاری، قمار بازی یا دیگر افعالِ شنیعہ کا مرتکب ہو سکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور ان پر عملدرآمد کرنا خدا تعالیٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ غرض انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کر دیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے۔ تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہو سکتے جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں۔ وہ فیوض جو مقربانِ الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں وہ صرف اسی واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صہ ۳۸۳)

اعلان ولادت

محترم ڈاکٹر سید نصرت پاشا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے ۱۰۔ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز جمعرات کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بصد شفقت بچی کا نام "ملاحت پاشا" رکھا ہے۔ بچی مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب کی پوتی اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی نواسی ہے نیز حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی پڑنواسی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی پڑپوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی خوشحال زندگی اور نیکی کے لئے دعا کریں۔

مکرم کرنل ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک فضل عمر ہسپتال میں دل کے مریضوں کے معائنہ اور ان کے علاج معالجہ کے لئے تشریف لائیں گے۔

خواہشمند احباب سے گذارش ہے کہ ۱۷۔ دسمبر تک آؤٹ ڈور فضل عمر ہسپتال میں تشریف لا کر وقت حاصل کر لیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد صاحب اٹھوال کے بڑے بھائی مکرم منیر احمد صاحب ولد چوہدری دین محمد صاحب اٹھوال (رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ) ۱۸۔ نومبر ۱۹۹۲ء بعمر ۸۰ سال محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ احباب انکی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

ارادہ کے ساتھ انسان اپنی کیفیت بلکہ گردوپیش کے حالات بھی بدل دیتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

انسان کی فطرت اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے لئے آپ خوشی کے سامان پیدا کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو اپنے لئے غم کے سامان پیدا کر لیتا ہے۔ ہم کیوں خوش ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس کا ظاہری جواب دینا چاہیں تو ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ہم اس لئے خوش ہوتے ہیں کہ خوش ہیں۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آج خوش ہوں گے اس لئے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر یہ فیصلہ کرتے کہ غمگین ہونگے تو بغیر کسی باعث اور سبب کے غمگین ہو جاتے ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرمایا کرتے تھے۔ اگر کوئی رونی صورت بنالے تو واقعہ میں تھوڑی دیر کے بعد رونے لگ جاتا ہے۔ اور اگر کوئی ہنسی کی صورت بنالے تو واقعہ میں خوش ہو جائے گا۔ یہ ایسی سچائی ہے کہ کوئی شخص بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں ایک شخص مجلس میں آتا ہے جو دوسروں کو دیکھ کر ہنسنے لگ جاتا ہے۔ یہی دیکھو جب کبھی اجتماع کے موقع پر دعا کی جاتی ہے تو سب لوگ آرام اور خوشی سے دعا کر رہے ہوتے ہیں کہ ایک طرف سے کسی کی چیخ نکل جاتی ہے۔ اس کے بعد چاروں طرف سے چیخیں سنائی دینے لگتی ہیں اور آہ و بکا کا شور پڑ جاتا ہے۔ وہ ایک شخص ابتداء کرتا ہے۔ کوئی وجہ اور کوئی سبب ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ برداشت نہیں کر سکتا اور اس کی چیخ نکل جاتی ہے۔ لیکن جونہی اس کی چیخ نکلتی ہے۔ اسی وقت وہ لوگ جو اپنی طبیعت کو روکے ہوئے خشیت سے دعا کر رہے ہوتے ہیں چیخیں مارنے لگ جاتے ہیں جن سے ساری (بیت) گونجنے لگ جاتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ سکون ہوتا جاتا ہے۔ آہ و بکا اور چیخ و پکار مدھم ہونے لگتی ہے کہ اتنے میں کسی اور کی چیخ نکل جاتی ہے اس سے پھر ساری مجلس میں شور پڑ جاتا ہے۔ سارے کے سارے الگ الگ دعائیں مانگ رہے ہوتے ہیں اگر امام اونچی آواز سے مانگ رہا ہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ اس کی دعا کے کسی حصہ سے سب پر رقت طاری ہو گئی اور سارے کے سارے بیتاب ہو کر چیخیں مارنے لگ گئے مگر سب لوگ مختلف دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی کہہ رہا ہوتا ہے میرا قرض اتر جائے۔ کوئی کہہ رہا ہوتا ہے مجھے نیک اولاد حاصل ہو۔ کوئی کہہ رہا ہوتا ہے ملازمت مل جائے۔ کوئی کہہ رہا ہوتا ہے فلاں مجھ سے ناراض ہے وہ راضی ہو جائے کوئی کہہ رہا ہوتا ہے۔ میرا فلاں دشمن ہے وہ تباہ ہو جائے۔ غرض ہر شخص علیحدہ علیحدہ دعا کر رہا ہوتا ہے اس لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ کسی دعا کی وجہ سے چیخیں نکل جاتی ہیں بلکہ اس چیخ کی وجہ سے نکلتی ہیں جو کسی خاص حالت میں نکل جاتی ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے اور درست کہا ہے۔ افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را۔ ایک رونی صورت والا انسان

باقی صہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶- فتح ۱۳۷۱ ہش ـــ ۱۶- دسمبر ۱۹۹۲ء

شعبہ امداد طلباء

زمانہ مہنگائی کا ہو یا نہ ہو تعلیم ہمیشہ مہنگی معلوم ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اس پر رقم ضرورت سے زیادہ اُٹھ رہی ہے۔ کتابوں کی قیمت زیادہ۔ کاپیوں کی قیمت زیادہ۔ فیس بھی عام استعداد سے بڑھ کر۔ اور شائد اسی لئے بعض بچے تعلیم کے حصول کا شوق رکھنے کے باوجود قبل از وقت تعلیمی اداروں کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ اور پھر انہیں کبھی اپنی تعلیم کی تکمیل کا موقعہ نہیں ملتا۔

جو لوگ اچھی خاصی استطاعت رکھتے ہیں وہ بچوں کی تعلیم پر روپیہ تو خرچ کرتے ہیں لیکن شکوے کے رنگ میں تعلیم کی مہنگائی کا ذکر بھی چھیڑتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس ساری بات میں نفسیات کا بھی دخل ہو اور وہ ایسی باتیں صرف باتیں کرنے کی خاطر کرتے ہوں۔ لیکن بہر حال باتیں ہوتی ہیں اور ان باتوں سے بعض لوگ دل برداشتہ بھی ہو جاتے ہیں اور تعلیم کے متعلق اپنے عزائم پورے نہیں کر پاتے۔

یہ تو بات ہے درمیانہ درجہ کی تعلیم کی۔ جہاں تک اعلیٰ تعلیم کا تعلق ہے وہ تو یقیناً مہنگی ہے اور اکثر لوگوں کی استطاعت سے بہت بڑھ کر۔ حالانکہ جہاں تک اعلیٰ تعلیم کا تعلق ہے قوموں کا معیار اعلیٰ تعلیم ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ خواندگی اور درمیانہ درجہ کی تعلیم بھی اہم ہے لیکن کسی قوم کے پاس ایک ڈاکٹر عبدالسلام کا ہونا کئی کروڑ پرائمری پاس لوگوں سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ ہم پرائمری پاس لوگوں کو بھی یقیناً اہمیت دیتے ہیں لیکن مقابلہ ہے قومی اہمیت کا۔ اور اس کا پتہ اعلیٰ تعلیم ہی سے چلتا ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری جماعت تعلیم کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ پہلے بھی توجہ دیتی تھی۔ اب بھی دیتی ہے۔ اور آئندہ بھی خدا کے فضل سے دیتی رہے گی۔ انفرادی طور پر بھی ہم افراد جماعت تعلیم کے حصول کو اہم سمجھتے ہیں اور اس کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ اور ہم بحیثیت جماعت بھی جماعت کے ہونہار نوجوانوں کو تعلیم کے حصول کی ترغیب بھی دیتے ہیں اور ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ جو کچھ جماعتی طور پر کیا جا رہا ہے وہ دراصل جماعت کے افراد ہی کی اجتماعی کوشش ہے۔ آئیے اس سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر کوشش کریں۔ نظارت تعلیم کو اس قابل بنائیں کہ وہ احمدی نوجوانوں کی بھرپور مدد کر سکے۔

آپ کیا دے سکتے ہیں اس کی اہمیت نہیں۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ آپ کچھ دیتے ہیں۔ جو کچھ بھی آپ دے سکتے ہیں ضرور دیں۔ رقم چھوٹی ہو یا بڑی دینے سے نہ ہچکچائیے۔

رقم چھوٹی ہو یا بڑی اے دوست
آپ جو کچھ بھی دے سکیں دیجے
سارے بچے ہیں قوم کی دولت
دیکھ بھال ان کی علم سے کیجے

ابوالاقبال

دیکھ اُنہیں دیکھ نظر بھر کے ہمہ وقت، مگر
میری جانب بھی کبھی تو کوئی دزدیدہ نظر

میرے لب پر تو دعاؤں کے سوا کچھ بھی نہیں
لوگ ہونٹوں پہ سجا لیتے ہیں شائد پتھر

رات بھر کون گلی کوچوں میں دیتا ہے صدا
رات کس شخص کی بیدار ہے دن سے بڑھکر

بات بات آئینہ بن جاتی ہے دل کا لیکن
دل عجب شے ہے کہ لیتا نہیں باتوں کا اثر

بادبانوں کے سہارے جو سفر کٹتا ہے
سانس کی آمد و شد سے ہے مشابہ منظر

غیر جو کچھ ہے اسے وجہِ ملامت نہ بنانا ہرگز
تجھ کو ڈرنا ہے تو خود اپنی طبیعت ہی سے ڈر

مَیں کسی اور کے ہمراہ کہاں تک جاؤں
اپنی منزل بھی ہوں مَیں اور مری اپنی ہے ڈگر

نامہ بر جا نہ سکا آپ کے در تک، نہ سہی
میری آواز کو امید ہے لگ جائیں گے پَر

وہ لئے پھرتے ہیں الفاظ کے شمشیر و سناں
میرے ہاتھوں میں ہے کردار کی مضبوط سپر

ہے مرے خوف کی بنیاد نسیم اس کا پیار
اور مرے پیار کو درکار ہے محبوب کا ڈر

نسیم سیفی

بقیہ صد ا سے آگے

اگر مجلس میں آجائے تو سب کی رونی صورت بن جاتی ہے اور اگر ایک ہنستا ہوا آجائے تو سارے ہنسنے لگ جاتے ہیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسانی فطرت میں خدا تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ اگر وہ ارادہ کرے کہ غم نہیں کروں گا تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر ارادہ کر لے کہ غمگین ہوں گا تو غمگین ہو جاتا ہے"۔ (...)

"غرض ارادہ کے ساتھ انسان اپنی کیفیت بدل دیتا ہے اور نہ صرف کیفیت کو بدل دیتا ہے بلکہ گرد و پیش کے حالات کو بھی بدل دیتا ہے۔ (از خطبہ فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

اس (۳) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایمان وہی کار آمد ہوتا ہے جو نیک نیتی اور اخلاص اور صداقت پر مبنی ہو۔ جس ایمان میں اخلاص نہیں وہ کسی کام کا نہیں کیونکہ وہ تو دھوکا ہے اور خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے وہ دھوکا کب کھا سکتا ہے۔

اس پر بعض اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ جن کا ذکر اس جگہ ضروری ہے وہ اعتراض یہ ہیں:

(۱)۔ اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکا کب دے سکتا ہے۔

(۲) اگر دھوکا دینے کے قصد کے معنے کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ کو مان کر کوئی شخص اسے دھوکا دینے کا قصد بھی کب کر سکتا ہے۔

(۳) اس جگہ یُخٰدِعُوْنَ کے الفاظ ہیں اور خادع باب مفاعلہ سے ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اس فعل میں دونوں فریق شریک ہیں اور ان معنوں کے لحاظ سے اس کے معنے یہ ہوں گے کہ منافق خدا تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کو دھوکا دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف دھوکے کی نسبت کرنا۔ اس کی ہتک ہے ان اعتراضات کا جواب علی الترتیب یہ ہے:

پہلا اعتراض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شخص دھوکا کب دے سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

(ا)۔ اس جگہ خادع کا لفظ ہے خدع کا نہیں اور خادع کے معنے عربی زبان میں دھوکا دینے کے نہیں بلکہ دھوکا دینے کا قصد کرنے کے ہیں خواہ دوسرا دھوکا کھائے یا نہ کھائے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ پس یہ اعتراض اس پر نہیں پڑ سکتا کہ خدا تعالیٰ کو کوئی دھوکا کیونکر دے سکتا ہے۔

(ب) اگر دھوکا دینے کے معنے بھی کئے جائیں تب بھی کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ایسا معاملہ کرتے ہیں جو دھوکے کے مشابہ ہوتا ہے یعنی اس میں صداقت اور اخلاص نہیں ہوتا۔ اور یہ امر مشاہدہ سے ثابت ہے کہ بعض لوگ اپنے ایمان میں مخلص نہیں ہوتے پس جب مشاہدہ اس امر کی تائید کرتا ہے تو اس پر اعتراض کیسا۔ آخر ایک منافق خواہ بظاہر صاحب ایمان ہو اور کفار سے ملا جلا رہے یا بظاہر کافر ہو (اور فرمانبرداروں) سے ملا جلا رہے وہ ایسا فعل کیوں کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ بندوں کو دھوکا دے کر فائدہ اٹھائے۔ مگر چونکہ ایمان کا معاملہ خدا تعالیٰ سے ہے اس لئے اس کے اس فعل کے معنے بہرصورت یہ ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ سے اخلاص کا معاملہ نہیں کر رہا۔ اور جس طرح اخلاص کا تعلق اس سے رکھنا چاہیئے اس قسم کا تعلق نہیں رکھتا۔ پس اس کی نیت خواہ بندوں کو دھوکا دینے کی ہو اگر اس کے عمل کا تجزیہ کیا جائے تو اس کے یہی معنے ہوں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ اور جب کسی انسان کا دل خراب ہو جائے تو اس سے اس قسم کے متضاد افعال کا صدور غیر ممکن نہیں ہوتا۔ باقی خدا تعالیٰ پر اس سے کوئی اعتراض نہیں آتا کیونکہ جیسا کہ اس فعل کے معنوں سے ثابت ہے اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ خدا تعالیٰ بھی دھوکا کھا جاتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ اس کے آخری حصہ میں (اور وہ نہیں دھوکا دیتے مگر اپنے آپ کو) فرمایا ہے وہ خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دیتے بلکہ اپنی جانوں کو دھوکا دیتے ہیں یعنی اس قسم کے نامناسب افعال سے سمجھتے تو یہ ہیں کہ ہم دکھوں سے محفوظ ہو گئے ہیں حالانکہ وہ اس طرح خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو سہیڑتے ہیں اور عذابوں کا مورد بن جاتے ہیں۔

خادع کا یہ استعمال عرب شعراء کے کلام میں بھی آتا ہے جیسے کہ ایک شاعر کہتا ہے ... یعنی میں نے چھپ کر تیری موت کو دھوکا دے دیا۔ جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ میں نے موت کے اثر کو دُور کر دیا۔

اسی طرح اس جگہ خدا تعالیٰ کے احکام اور ذمہ داریوں کو ٹلانے کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور منافقوں کے اس قسم کے فعل کو مجازاً خدع کہا گیا ہے۔

(۲) دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اگر دھوکے کے قصد کے معنے کئے جائیں تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کو دھوکا دینے کا قصد نہیں کر سکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ یہ اعتراض بھی درست نہیں کیونکہ اوّل تو ایک گروہ دنیا کا ایسا ہے بلکہ تمام فلسفی ہی اس گروہ میں شامل ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے علیم ہونے کے قائل نہیں بلکہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کلیات کا علم ہے جزئیات کا علم نہیں۔ قرآن کریم کے زمانہ نزول کے وقت بھی ایسے لوگ پائے جاتے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے تم وہ لوگ ہو کہ تم کو یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اکثر اعمال کو نہیں جانتا یعنی اسے کلیات کا علم ہے جزئیات کا علم نہیں اور یہی تمہارا وہم جو تم نے اپنے رب کے متعلق غلط طور پر اپنے دلوں میں بٹھا لیا ہے تمہاری ہلاکت کا موجب ہو گیا ہے۔ یعنی اسی کی وجہ سے تمہیں اپنے اعمال کی اصلاح کا خیال نہیں رہا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ تم زیاں کار ہو گئے ہو۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ سنو وہ یقیناً اپنے سینوں کو اس لئے موڑتے رہتے کہ اس سے چھپے رہیں۔ سنو! جس وقت وہ اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں تو اس وقت بھی جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اسے وہ جانتا ہوتا ہے وہ یقیناً سینوں کی باتوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس عقیدے کے لوگ اگر ایسے افعال کریں کہ جن میں اللہ تعالیٰ سے اخلاص کی رُوح نہ پائی جائے تو یہ کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ وہ اس کی نسبت جزئیات کے علم کے قائل نہیں اور دراصل اس عقیدہ کی بھی شرط نہیں۔ بالعموم جو لوگ کمزور ایمان کے ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا کامل علم نہ رکھنے کی وجہ سے ہی کمزور ہوتے ہیں۔ اور جب صفاتِ الٰہیہ کا علم کامل نہ ہو تو ایسے متضاد اعتقادات اور اعمال کا صدور ان سے ناممکن نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ قیامت کو جب مشرک خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوں گے تو ان میں سے بعض اس سے یہ کہیں گے ہمیں اللہ اپنے رب کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔ عربی کی مثل ہے کہ جو شخص غرق ہو رہا ہو وہ تنکے کے سہارے کو بھی نہیں چھوڑتا۔ پس وہ کمزور ایمان والے تو مصائب اور مشکلات کا مقابلہ نہیں کر سکتے قسم قسم کے بہانوں سے اپنے دل کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً یہ کہ اللہ رحم کرنے والا ہے۔ اللہ بخشنے والا ہے۔ اس وقت انسانوں کے عذاب سے اپنے آپ کو بچا لو جب خدا تعالیٰ سے معاملہ ہوگا تو ہم اس کی بخشش کے طالب ہوں گے۔ اس قسم کے غلط خیالات ہیں جن کی وجہ سے کسی شاعر نے کہہ دیا:

خدا تعالیٰ کی بخشش آخر گنہگاروں کے ذریعے سے ہی ظاہر ہوگی۔ پس اگر ہم گناہ کرتے ہیں تو کیا ہوا۔ ہم ہی لوگ تو اللہ تعالیٰ کی بخشش کو ظاہر کرنے والے ہوں گے۔ اس قسم کے خیالات اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے کے قصد کو ظاہر نہیں کرتے تو اور کیا ظاہر کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے اخلاص کا معاملہ اس کی صفات کے کامل علم سے ہوتا ہے۔ جو لوگ اس علم سے محروم ہوتے ہیں وہ اس قسم کے بیسیوں بہانے بنا کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ تسلی ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ کبوتر بلی کے حملہ کے وقت آنکھیں بند کر کے سمجھ لیتا ہے کہ وہ بلی کے حملہ سے محفوظ ہو گیا ہے۔

شذرات

عراقی کرد

بتایا گیا ہے کہ اسلام آباد پولیس نے جمعہ کی صبح کو عراقی کردوں کے ٹینٹ جو انہوں نے U.N.H.C.R کے دفتر کے سامنے لگائے ہوئے تھے وہاں سے اٹھا دیئے ہیں اور تقریباً چار سو کردوں کو جو اپنے آپ کو "مہاجر" کہتے تھے۔ اڈیالہ جیل راولپنڈی بھجوا دیا ہے۔ یہ عمل ۶ بج کر ۳۵ منٹ پر شروع ہوا۔ اسلام آباد پولیس کے ایس۔ ایس۔ پی پرویز راٹھور نے ایک نیوز ایجنسی (اے۔ پی۔ پی) کو بتایا کہ پولیس نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں کہ بغیر کسی غیر پسندیدہ واقعہ کے یہ کام ختم کر لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۴ ایمبولینس، چار بریگیڈ اور پولیس کے ڈاکٹر بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ اس موقعہ پر چار عورتوں نے خودسوزی کی کوشش کی لیکن پولیس نے انہیں بچا لیا۔ اس سے ایک روز پہلے انتظامیہ نے ان کے نمائندے سے گفت و شنید کی تھی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ایس۔ ایس۔ پی نے کہا کہ

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Blasphemous words: SC observation

By Mahmood Zaman

LAHORE, Nov 30: The Supreme Court has declared that the laws having a bearing on fundamental rights and civil liberties be strictly construed in accordance with the known principles of interpretation to restrict their application.

A full bench of the Supreme Court, comprising Mr Justice Dr Syed Naseem Hasan Shah, Mr Justice Shafi-ur-Rehman and Mr Justice Abdus Shakoor Salam ruled in a bail matter that the offence of blasphemy or hurting the feelings of Muslims should be seen in the totality of the milieu, including necessarily the faith, intention, the object and the background of the person using the sacrilegious words.

The ruling came on an application for leave to appeal against a judgment of the Lahore High Court which rejected the bail of four Ahmadis who had used the words *Bismillah-i-Rahaman-i-Rahim, Assalam-o-Alaikum, Inshaullah, Nikah-i-Masnoona* and *Nahmad-i-Hoo-Wanusalli Ala Rasool-i-Hil Karim* on a wedding invitation card and were challaned for violation of Pakistan Penal Code Sections 295-A (injuring the feelings of Muslims); 295-C (defiling the sacred name of the Holy Prophet); and 298-C (posing as Muslims) by the City police of Nanakana Sahib on May 17, 1992.

Directing that a trial be held to examine the important question, the Supreme Court ruled that the offence under Section 298-C, PPC, did not fall within the prohibitory clause as the bar was confined to offences under Sections 295-A and 295-C, PPC.

It also observed that the use of the expressions like the ones used on the wedding invitation cards "does not create in a Muslim, or for that matter anyone else, any of the feelings of hurt, offence or provocation etc. etc., nor is it derogatory to the Holy Prophet (Peace Be Upon Him)".

In the case 13 persons, including a nine-month old child, Shah Sikandar Bakht, were charged with violation of the law. Among them were three non-Ahmadis. One of them, Nasir Ahmad, was arrested on May 17 after he had solemnised the marriage of his daughter two days ago. Seven of them were admitted to pre-arrest bail and directed to approach the sessions court at Sheikhupura which referred the case to an Additional Sessions Judge in Nankana Sahib. The case for confirmation of bail was fixed for June 10 last (the last working day before Eidul Azha) Before that Nasir Ahmad filed a post-arrest bail application which was fixed for May 19 but with the subsequent five adjournments, it was also listed for June 10, combining both the cases.

Meanwhile, a writ petition was filed with the Lahore High Court pleading that the delay was amounting to rejection of bail applications. The High Court granted interim bail in the bail-before-arrest application and fixed June 30 for arguments on the application of Nasir Ahmad. But it did not come for hearing as the application was routed to the Chief Justice for referring it to another judge. The application was fixed for July 14.

On that day the bail of three non-Ahamdis and two women accepted and judgment on the other pleas was reserved for announcement on July 15. But the judgment was announced on August 2 according to which the plea of three, including Nasir Ahmad, was rejected.

The Lahore High Court observed in the judgment that by using the words on the wedding cards the Ahmadis had defiled the sacred name of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) punishable under Section 295-C — death — and thus they were not entitled to the concession of a pre-arrest or post-arrest bail.

A leave to appeal was filed on August 5 last which was first heard on August 10 by a single judge of the Supreme Court, Mr Justice A.S. Salam, who granted bail in both the cases. As a result, Nasir Ahmad was released after about 11 weeks.

The case was next fixed before a division bench, comprising Mr Justice Shafi-ur-Rehman and Mr Justice A.S. Salam, which issued notice to the Advocate-General, Punjab, for October 19. Because of adjournments on the request of the Punjab Government, the case was heard by a full bench on Nov 2 the Judgment announced on Nov 4.

The petitioners' counsel, Mr Mobashir Latif Ahmad, mainly relied on the argument that except for the phraselogy contained in Section 298-B (like Amirul Momineen, Khalifatul Momineen, Khalifatul Muslimeen, Sahabi, Raziullah Taala Unho, Ahal Bait, etc.) the use of other words did not constitute an offence under Section 298-B.

The Supreme Court held that it had been alleged that by using such expressions as the ones appearing on the wedding cards and looking at the petitioner's faith, belief and antecedents, he had defiled the sacred name of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him), attracting the punishment of death and fine under Section 295-C. It was also alleged that he had deliberately and maliciously done so with a view to outraging the feelings of a particular class of citizens of Pakistan and thereby committed an offence of Section 295-A, punishable with 10-year imprisonment.

According to the judgment, it was also alleged that being a Qadiani or Ahmadi, by using the expressions, he directly or indirectly posed himself to be a Muslim, thereby outraging the religious feelings of Muslims, which offence was punishable with three years imprisonment under Section 298-C, PPC.

The Supreme Court held that the offence under section 298-C PPC did not fall for the purpose of bail, within the prohibitory clause. This prohibition was confined to offences under Section 295-A and 295-C.

The Supreme Court observed: "After hearing the learned counsel for the parties at length, we find that a serious question which requires examination is whether defiling takes place *exfacie* by the written or spoken words/or the act of the person accused of the offence is to be seen keeping in view the totality of the milieu, including necessarily the faith, the intention, the object, and the background of the person using them. We have got the impression *prima facie* that *exfacie* use of these expressions does not create in a Muslim, or for that matter anyone else, any of the feelings of hurt, offence or provocation etc. etc., nor is it derogatory to the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) or the Muslims. It is only when the person reading or hearing them goes deep into the background of the person using them and brings his own special knowledge of the faith, beliefs and latent intentions of such an accused, that the alleged results are likely to follow".

The Supreme Court also held that in view of serious question requiring examination in depth, and offences punishable with 10-year imprisonment or death, an authoritative pronouncement was called for which a trial was to take place. Setting aside the Lahore High Court Judgment, the interim bail was confirmed.

DAWN TUESDAY, DECEMBER 1, 1992

روزنامہ ڈان کی ایک خبر

توہین کرنیوالے الفاظ : سپریم کورٹ کا فیصلہ

از محمود زمان

لاہور ۳۰ رنومبر۔ سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ ایسے قوانین جن کا اثر بنیادی حقوق اور شہری آزادیوں پر پڑتا ہے ان کی تشریح کرتے ہوئے سختی سے ان قوانین پر عمل کیا جائے جو تشریح کرنے والے قوانین ہیں تاکہ ان کے نفاذ کا دائرہ محدود کیا جا سکے۔

سپریم کورٹ کے ایک فل بینچ نے جس میں مسٹر جسٹس ڈاکٹر سید نسیم حسن شاہ، مسٹر جسٹس شفیع الرحمن، اور مسٹر جسٹس عبدالشکور اسلم شامل تھے نے ضمانت کی ایک درخواست پر فیصلہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ توہین رسالت یا مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے کیسوں میں فیصلہ کرتے ہوئے معاملے کا جائزہ پوری صورتحال کو دیکھ کر لینا چاہیئے اس میں جن باتوں پر ضرور غور کیا جانا چاہیئے وہ ہیں اعتقاد، ارادہ، موضوع اور اس شخص کا پس منظر جس پر مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے الفاظ استعمال کرنے کا الزام ہے۔

یہ رولنگ ایک درخواست پر دی گئی جس میں لاہور ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کے خلاف اپیل کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ لاہور ہائی کورٹ نے چار احمدیوں کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی جنہوں نے شادی کے ایک دعوت نامے پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم، السلام علیکم، انشاء اللہ، نکاح مسنونہ، اور نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم" کے الفاظ لکھنے کے الزام میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔ اے (مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنا۔ ۲۹۵۔ سی (توہین رسالت) اور ۲۹۸۔ سی (خود کو مسلمان ظاہر کرنا) کی خلاف ورزی کے جرم کے تحت سٹی پولیس ننکانہ صاحب نے ۱۷ مئی ۱۹۹۲ء کو ان کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔

سپریم کورٹ نے یہ ہدایت دی ہے کہ اہم سوالات کو حل کرنے کے لئے سماعت کی جائے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے ملزم کا شمار ممنوعہ شقوں میں نہ کیا جائے۔ ان شقوں کی پابندی کا اطلاق دفعہ ۲۹۵۔ اے اور ۲۹۵ سی پر ہوتا ہے۔

عدالت نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ اس دعوتی کارڈ میں جس قسم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کے استعمال سے "کسی مسلمان یا کسی بھی اور شخص کے جذبات مجروح نہیں ہوتے اور نہ ہی اسے کسی قسم کا اشتعال آتا ہے۔ اور نہ ہی ان الفاظ کے استعمال سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔"

اس کیس میں ۱۳ افراد پر قانون کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا گیا تھا ان میں ۹ ماہ کی عمر کا ایک بچہ بھی شامل ہے۔ جس کا نام شاہ سکندر بخت ہے ان میں سے تین افراد غیر احمدی ہیں۔ ان میں سے ایک ناصر احمد کو ۱۷ رمئی کو گرفتار کیا گیا۔ جبکہ اس کی بچی کی شادی کو ابھی دو دن گذرے تھے۔ ان میں سات نے ضمانت قبل از گرفتاری کروالی۔ ان کو سیشن کورٹ شیخوپورہ میں پیش ہونے کے لئے کہا گیا۔ جنہوں نے یہ کیس ایڈیشنل سیشن جج ننکانہ کو بھجوا دیا۔ ضمانتوں کی توثیق کے لئے ۱۰ رجون کی تاریخ مقرر ہوئی (یہ عید الاضحی سے قبل آخری کام کا دن تھا) اس سے قبل ناصر احمد نے درخواست ضمانت بعد از گرفتاری داخل کی جس کی سماعت کی تاریخ ۱۹ رمئی مقرر ہوئی تھی۔ لیکن پانچ دفعہ تاریخیں پڑنے کے بعد اس کی بھی تاریخ ۱۰ رجون مقرر ہو گئی اس طرح سے دونوں کیس اسی تاریخ کو مقرر ہو گئے۔

اس دوران لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن داخل کی گئی جس میں یہ کہا گیا کہ سماعت میں تاخیر کا مطلب درخواست ضمانت کو مسترد کرنا ہے۔ ہائی کورٹ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست منظور کرلی اور درخواست گذار ناصر احمد کی درخواست پر دلائل دینے کے لئے ۳۰ر جون کی تاریخ مقرر کردی ۔ لیکن یہ سماعت نہ ہوسکی کیونکہ چیف جسٹس کو درخواست کی گئی تھی کہ اس کی سماعت کے لئے کوئی اور جج مقرر کر دیا جائے ۔ چنانچہ ۱۴ر جولائی سماعت کی تاریخ مقرر ہوئی ۔ اس تاریخ کو تین غیر احمدی افراد اور دو عورتوں کی ضمانتیں منظور کرلی گئیں اور باقیوں کے بارے میں فیصلہ ۱۵ر جولائی تک محفوظ کر دیا گیا ۔ تاہم فیصلے کا اعلان ۲ر اگست کو ہوا ۔ جس کے تحت باقی تین افراد کی درخواست ضمانت جس میں ناصر احمد بھی شامل تھے مسترد کر دی گئی ۔

لاہور ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں قرار دیا کہ شادی کارڈ میں ان الفاظ کے استعمال سے احمدیوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے ۔ اس جرم کی سزا دفعہ ۲۹۵ رسی کے تحت موت ہے ۔ اس وجہ سے یہ ضمانت قبل از گرفتاری یا بعد از گرفتاری کی رعایت کے مستحق نہیں ہیں ۔

اس فیصلے کے خلاف اپیل کی درخواست ۵ر اگست کو دائر کی گئی جس کی پہلی سماعت ۱۰ر اگست کو ہوئی ۔ یہ سماعت سنگل بنچ کے روبرو ہوئی جس کے فاضل جج تھے مسٹر جسٹس اے ۔ ایس سلام جنہوں نے دونوں کیسوں کی ضمانت منظور کرلی ۔ اس کے نتیجے میں ۱۱ر ہفتے کی قید کے بعد ناصر احمد رہا ہو گئے ۔

اس کے بعد اس کیس کی سماعت ڈویژن بنچ کے روبرو مقرر ہوئی جس میں مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن ، مسٹر جسٹس اے ایس سلام شامل تھے ۔ جنہوں نے ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے نام نوٹس جاری کیا کہ وہ ۱۹ر اکتوبر کو حاضر ہوں ۔ حکومت پنجاب کی طرف سے التوا کی درخواستوں کی وجہ سے ۲ر نومبر کو کیس کی سماعت فل بنچ کے روبرو ہوئے ۔ فیصلے کا اعلان ۴ر نومبر کو کیا گیا ۔

درخواست گذاروں کے وکیل مسٹر بشیر لطیف احمد نے اپنے دلائل کی بنیاد اس نکتے پر رکھی کہ دفعہ ۲۹۸ بی میں درج شدہ الفاظ (مثلاً امیر المومنین، خلیفۃ المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اہل بیت وغیرہ) کو چھوڑ کر دیگر الفاظ کا استعمال ۲۹۸ بی کے تحت کسی جرم کے زمرے میں نہیں آتا ۔

سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ الزام یہ لگایا گیا ہے کہ شادی کارڈ میں جو الفاظ لکھے گئے ہیں ان کو درخواست گذاروں کے مذہب، عقائد کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ لکھنے والوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے جس کی سزا ۲۹۵ سی کے تحت موت اور جرمانہ ہے ۔ یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ لکھنے والے نے جان بوجھ کر اور بدنیتی سے ایسا کیا ہے تاکہ پاکستان کے بعض خاص شہریوں کے جذبات کو مجروح کیا جائے ۔ اور اس طرح سے انہوں نے ۲۹۵ ۔ اے کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی سزا دس سال قید ہے ۔

فیصلے میں لکھا گیا کہ یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ ایک قادیانی یا احمدی ہوتے ہوئے ان الفاظ کے استعمال سے لکھنے والے نے خود کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر مسلمان ظاہر کیا ہے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں ۔ اس جرم کی سزا ۲۹۸ رسی کے تحت تین سال کی قید ہے ۔

سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت آنے والا جرم ضمانت کے نکتہ نظر سے امتناعی شقوں میں نہیں آتا ۔ ان امتناعی شقوں کا اطلاق صرف ۲۹۵ ر اے اور ۲۹۵ سی کے تحت ہونے والے جرائم پر ہوتا ہے ۔

سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ " فریقین کے فاضل وکلاء کے طویل دلائل سننے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ایک اہم سوال ایسا ہے جس کو سنجیدگی سے حل کرنے کی ضرورت ہے ۔ وہ سوال یہ ہے کہ کیا توہین رسالت کا جرم کسی کی تحریر یا تقریر سے یکطرفہ طور پر ہی سرزد ہو جاتا ہے یا یہ کہ ملزم کے فعل کو پوری صورتحال اور ماحول کو سامنے رکھ کر جانچا جائے اور اس میں ضروری ہے کہ اس کے اعتقاد اس کے ارادے' مقصد' اور اس شخص کے پس منظر پر بھی غور کرنا ہوگا ۔ ایک سرسری نظر سے ہم نے یہ تاثر اخذ کیا ہے کہ ایسے الفاظ کے محض استعمال سے ہی کسی مسلمان یا اور بھی کسی شخص متعلقہ کے جذبات نہ تو مجروح ہوتے ہیں اور نہ ہی اسے کسی قسم کا اشتعال آتا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ اور نہ ہی ان کا استعمال توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم یا مسلمانوں کی ہتک کا موجب بنتا ہے ۔ کوئی بھی ایسا شخص جو الفاظ کو پڑھ رہا ہے یا سن رہا ہے اسے چاہیئے کہ ان الفاظ کا استعمال کرنے والے شخص کے پس منظر پر گہرائی سے غور کرے اور اپنے مذہبی علم یا اعتقادات اور ملزم کے پوشیدہ ارادوں کو ذہن میں لاکر یہ سوچے کہ کیا واقعی جو الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ پورے ہوتے ہیں "۔

سپریم کورٹ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ ایسے اہم سوال کے پیش نظر جو سنجیدہ جانچ پڑتال کا متقاضی ہے ۔ اور یہ کہ اس جرم کی سزا ۱۰ر سال قید یا موت ہے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس سوال کی دوبارہ سماعت کی جائے ۔ اور لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے عبوری ضمانت کی توثیق کر دی گئی ۔

(ڈان ۔ یکم دسمبر ۱۹۹۲ء)

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

رُوس میں اصلاحات

گذشتہ روز روس کی کانگریس میں بورس یلسن کی طرف سے کی جانے والی اصلاحات کے متعلق ووٹ لیا گیا تو ۲۱۰ اس کے حق میں ووٹ ملے اور ۶۶۸ اس کے خلاف ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سب سے بڑی اسمبلی نے بورس یلسن کی اصلاحات کو رد کر دیا ہے چنانچہ اس ووٹنگ پوزیشن نے روس کے لیڈر بورس یلسن کو اس بات پر غور کرنے پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ ملک کی سب سے بڑی لیجسلیٹو اسمبلی کو ختم کر دے ان کے لئے یہ ایک بہت بڑے صدمہ کی بات ہے کہ جو اصلاحات وہ اپنے ملک کے فائدے کے لئے کرنا چاہتے ہیں ۔ اس کی منظوری کانگریس کی طرف سے نہیں مل سکی ۔ ان پر حملے تو دیر سے کئے جا رہے تھے لیکن لیجسلیٹو کے بعد انہیں اس بات کا پوری طرح احساس ہوا کہ عوامی لوگ جن کے ذہنوں اور دلوں میں ابھی تک کمیونزم بیٹھا ہوا ہے اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتے کہ اصلاحات کی جائیں ۔ یلسن کو اپنی اصلاحات منظور کروانے کے لئے کم از کم نصف تعداد میں اراکین کی ضرورت تھی لیکن جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے انہیں ۶۶۸ کے مقابلے میں صرف ۲۱۰ ، ووٹ ملے ۔ جب ان کے نمائندے سے یہ پوچھا گیا کہ کیا بورس یلسن صرف لیجسلیٹو کو ختم کریں گے یا دستور پر بھی کوئی کارروائی کی جائے گی ۔ تو اس نمائندہ نے کہا کہ میں اس امکان کو مسترد نہیں کر سکتا ۔

کہتے ہیں کہ اخباری نمائندوں نے جو ان سے بے تحاشا سوالات کئے ان کے جوابات سے یہ بات پوری طرح واضح نہیں ہوئی کہ لیجسلیٹو کو ختم کرنے کے بعد یلسن صدارتی راج جاری کرنا چاہتے ہیں یا وہ دوبارہ انتخاب کروائیں گے کہتے ہیں کہ اس سے پہلے یلسن نے دستور کے متعلق ذکر کیا تھا ۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ ریفرنڈم کے لئے کانگریس کی رکنیت ختم کی جا سکتی ہے ۔

چینی میزائیل

امریکہ کے اخبار لاس اینجلس ٹائم نے جمعہ کے روز یہ بات شائع کی ہے کہ امریکہ کی انٹیلیجنس نے ایسے شواہد اکٹھے کئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ چین نے حال ہی میں پاکستان کو خطرناک نئے میزائل دیئے ہیں ۔ حالانکہ چین نے جارج بش سے یہ وعدہ کیا تھا کہ چین کی انتظامیہ ان میزائلز کو فروخت نہیں کرے گی ۔ اخبار نے انٹیلیجنس ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ تقریباً دو درجن چائینیز ایم ۔ ۱۱ میزائل جو جوہری اسلحہ اٹھا سکتے ہیں پاکستان میں پہنچے ہیں ۔ اور یہ وقوعہ گذشتہ دو ہفتوں کے دوران ہوا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ جب یہ پاکستانی بندرگاہ سے آگے لے جائے جا رہے تھے تو ان کی تصویریں لی گئی تھیں ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سال کے آغاز میں امریکی انٹیلیجنس نے اپنی معلومات سے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ پاکستان کے پاس دس جوہری بم بنانے کا سامان موجود ہے ۔ اخبار نے یہ بھی کہا کہ سی آئی اے کے ایک نمائندے نے کہا کہ واشنگٹن میں چینی اور پاکستانی سفارت خانوں نے اس بات پر تبصرہ کرنے سے انکار کیا ہے ۔ کہتے ہیں کہ چین نے جو ایم ۔ ۱۱ میزائل بنائے ہیں ۔ اور جو اس سے بھی زیادہ فاصلے پر مار

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسیم احمد سروعہ

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز

اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ موجودہ زمانے میں غیر ملکی زبانیں سیکھنا کتنا اہم ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے بھی کہ لوگوں کی کافی تعداد کام یا پڑھائی کے سلسلے میں بیرون ملک جانا چاہتی ہے اگر وہ متعلقہ ملک کی زبان یہاں سے سیکھ کر جائیں یا ابتدائی شد بد ہی حاصل کر لیں تو انہیں اس ملک میں جا کر کافی آسانی رہے گی۔ مشکلات کم پیش آئیں گی۔ وہاں کے لوگوں میں جلد گھل مل جائیں گے۔ کام آسانی سے مل جائے گا اسی طرح پڑھائی میں بھی کم مشکلات پیش آئیں گی۔ وہ معاشرہ ان لوگوں کو اجنبی نہیں سمجھے گا۔ دوسری طرف مختلف ممالک کے لوگ پاکستان میں بھی آتے ہیں۔ کیونکہ اب دنیا ایک ملک کی طرح ہے۔ آمدورفت آسان ہے۔ اگر ایک غیر ملکی سے آپ اس کی زبان میں بات کریں گے تو اسے حیران کرنے والی خوشی پہنچے گی۔

غیر ملکی زبانیں سکھانے کے لئے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں ایک ادارہ "نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز" کے نام سے ۴ جون ۱۹۷۰ء سے قائم ہے۔ یہ ادارہ اسلام آباد میں سیکٹر H-9 میں واقع ہے۔ یہاں ۱۲ مختلف زبانیں سکھائی جاتی ہیں۔ ہر ڈیپارٹمنٹ کا ماہر عملہ اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف ہے بعض شعبوں میں متعلقہ زبانوں کے غیر ملکی استاد بھی ہیں۔ اس ادارے میں تعلیم مخلوط ہے اس وقت اس ادارے میں مندرجہ ذیل زبانیں سکھائی جارہی ہیں۔

عربی۔ چینی۔ انگریزی۔ فرانسیسی جرمن۔ ہندی۔ جاپانی۔ فارسی، افغان۔ فارسی دری۔ روسی اور ترکی جبکہ غیر ملکیوں کے لئے اردو سکھانے کا بھی انتظام ہے۔

یہاں زبان سکھانے کی جدید سہولتیں موجود ہیں۔ آڈیو ویڈیو کیسٹیں۔ سلائیڈز نیز فیچر فلموں کی مدد سے زبان سکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عربی۔ انگریزی۔ جاپانی اور چینی زبانوں کی اپنی اپنی LAB ہیں۔ اس ادارہ کی ایک اپنی لائبریری ہے۔ جہاں ۱۲ مختلف زبانوں کا لٹریچر۔ رسائل اخبارات و کتب موجود ہیں۔ تمام زبانوں کا ابتدائی کورس سرٹیفکیٹ کہلاتا ہے جو چھ ماہ کا ہوتا ہے اس کے لئے کم از کم قابلیت میٹرک یا اس کے برابر تعلیم ہے عمر کی قید نہیں۔ سرٹیفکیٹ کے بعد اگلا کورس ڈپلومہ کا ہے۔ چینی۔ روسی اور جاپانی زبان میں ڈپلومہ ایک سال پر محیط ہوتا ہے جبکہ دیگر زبانوں میں ڈپلومہ چھ ماہ کے کورس پر مشتمل ہوتا ہے۔ جبکہ فرانسیسی اور انگریزی میں ایڈوانس ڈپلومہ ایک سال کا ہوتا ہے۔ پھر بعض زبانوں میں ڈپلومہ۔ ان۔ انٹرپریٹرشپ کا بھی ایک کورس ہے جو ڈیڑھ سال کے دورانیے پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ فرانسیسی۔ جرمن۔ عربی اور فارسی میں ایم۔ اے بھی کروایا جاتا ہے۔ ڈپلومہ کے لئے بھی تعلیمی قابلیت میٹرک ہے جبکہ ایڈوانس ڈپلومہ یا انٹرپریٹرشپ کے کورس کے لئے تعلیمی قابلیت ایف۔ اے ہے۔ اور ساتھ پہلے کورس (یعنی سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ) کئے ہونے ضروری ہیں اور ظاہر ہے ایم۔ اے کے لئے بی۔ اے ضروری ہے اور ہو بھی سیکنڈ ڈویژن میں اور ساتھ متعلقہ زبان کا ڈپلومہ حاصل کر چکا ہو۔

اس ادارے کی اپنی بسیں بھی ہیں جو اسلام آباد اور راولپنڈی میں مقیم انسٹی ٹیوٹ کے طالب علموں کو لاتی اور لے جاتی ہیں۔ باہر سے آنے والے طالبعلموں کے لئے ہوسٹل کا انتظام بھی ہے جس میں ۵۰ طالب علموں کے ٹھہرنے کی گنجائش ہے اور پہلے آؤ پہلے پاؤ کے اصول کے مطابق اس میں جگہ ملتی ہے جہاں تک وقت کا تعلق ہے تو ۸ بجے سے قریباً ۱ بجے تک پڑھائی ہوتی ہے ایک کورس کا خرچ کل ملا کر بشمول بس فیس ۱۵۰۰ روپے ہے۔

وہ طالب علم جو ایف۔ اے ایف ایس سی یا بی۔ اے۔ بی ایس سی کے درمیان میں فارغ ہوتے ہیں یا ریٹائرڈ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں داخلے کے لئے معلومات درکار ہوں تو اسلام آباد میں اس نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ ۸۵۱۱۸۷۔ آئندہ داخلے جنوری ۱۹۹۳ء سے شروع ہوں گے جبکہ سال میں دوسری مرتبہ یہ داخلے اگست میں ہوتے ہیں۔ اور یہی طریق کار چلا آرہا ہے۔

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

یہ کارروائی U.N.C.H.R کے کہنے پر نہیں کی گئی۔ پولیس نے سیکشن ۱۴ فارن ایکٹ کے ماتحت یہ کارروائی کی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے کردوں کو خاصا موقعہ دیا تھا کہ وہ یو۔ این۔ سی ایچ۔ آر کے ساتھ مفاہمت کر لیں۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا کہ یو۔ این۔ ایچ۔ سی۔ آر ہائی کمشنر نکولس مارس داخلہ کے چیف سیکرٹری سے ملے تھے۔ اور اسی طرح دیگر افسران سے بھی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تمام کے تمام کرد مہاجر یہاں سے کوئٹہ بھیج دیئے جائیں گے۔ (اب تک بھیج دیئے گئے ہوں گے)۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

کرنے والے ایم۔ ۹ ہیں انہیں ۱۹۸۰ء میں بنانا شروع کیا تھا۔ ایم۔ ۱۱ تو پورے کا پورا ایندھن ہے اور زمین سے زمین تک مار کر سکتا ہے۔ اور اس کا نشانہ بہت ٹھیک بیٹھتا ہے۔ یہ اس سے زیادہ آسانی سے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ جو عراق نے خلیج کی جنگ کے دوران استعمال کئے تھے۔

ہسپتالوں میں صفائی

پنجاب کے وزیر صحت اور بہبود آبادی چوہدری جعفر اقبال نے ایک میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ۱۵ دسمبر سے ۲۲ دسمبر تک پنجاب کے تمام ہسپتالوں میں صفائی اور نرم روئی کا ہفتہ منایا جائے گا۔ جس میٹنگ کی وہ صدارت کر رہے تھے اس میں ٹیچنگ ہسپتالوں کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈویژنل ڈائریکٹرز برائے ہیلتھ اور ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جمع تھے۔ وزیر موصوف نے اس بات پر بے اطمینانی کا اظہار کیا کہ حکومت کے ہسپتالوں میں صفائی کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اور انتظامیہ اس طرف توجہ نہیں دیتی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بات ان کے علم میں لائی گئی ہے کہ بعض ڈاکٹر مریضوں سے اور ان کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک نہیں کرتے جسکی وجہ سے یہ بدمزگی پیدا ہوتی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ڈاکٹروں کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ مریضوں کی صحت کے ضامن ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ نرم روئی سے پیش آئیں اور مریضوں سے اچھا سلوک کریں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بعض ہسپتالوں میں روشنی کا بھی باقاعدہ انتظام نہیں ہے اس سلسلے میں ضروری انتظامات کرنے چاہیئں۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو کہا گیا کہ وہ عمارتوں کی مرمت کا کام کرے اور یہ بھی دیکھے کہ کس کس ہسپتال میں کون سا ضروری سامان موجود نہیں ہے۔ تاکہ وہ سپلائی کیا جاسکے ہسپتالوں میں آنیوالے لوگوں کے لئے صاف پانی بھی مہیا ہونا چاہیئے۔ اور استقبالیہ کے باہر وہ ایسے نوٹ لکھ کر لگائیں جو بہبودی آبادی کی طرف رجحان پیدا کر سکیں اس موقعہ پر نئی ریکروٹمنٹ پالیسی بھی زیر غور آئی۔

ایک چھوٹی سی بات

محترمہ نصیرہ نور صاحبہ لکھتی ہیں:

موجودہ ترقی کے دور میں ٹیلیفون ہماری ضروریات زندگی کی ایک اہم ضرورت بن گیا ہے۔ اب شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جہاں ٹیلی فون نہ ہو پچھلے سال پاکستان جانے کا اتفاق ہوا تو اس بات کی بڑی حیرانی ہوئی کہ وہاں جب بھی فون کیا یا سننے کی ضرورت پیش آئی تو ہمیشہ دوسری طرف سے "ہیلو" کی آواز آئی حالانکہ ایک اسلامی مملکت ہونے کے ناطے سے تو پاکستانیوں کا فرض بنتا ہے کہ ریسیور اٹھاتے ہی سلام کہیں۔ مگر یہ بات نہ جانے کیوں نہیں کی جاتی۔ حالانکہ یہ دعائیہ کلمات ہیں۔ اگر بجائے ہیلو کے سلام کی عادت کو اپنا لیا جائے تو ایک اسلامی مملکت کے لئے فخر کا باعث ہے۔ جب بات شروع کرنے سے پہلے ہمارے اپنے دعائیہ کلمات ہیں تو پھر کیوں دوسروں کی زبان سے ہمکلام ہونے کی کوشش کی جائے۔

دوسری بڑی کمزوری جو دیکھنے میں آتی ہے کہ ہم لوگ پنسل کاغذ فون کے پاس بالکل نہیں رکھتے اور بعض اوقات اگر کچھ لکھنا پڑ جائے تو جلدی میں نہ پنسل ملتی ہے نہ کاغذ اگر بچوں کو آواز دے کر منگوا بھی لیا جائے تو کبھی کبھی پنسل لکھنے سے انکار کر دیتی ہے۔ اسطرح کی ہاپا دھاپی سے اپنا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اور ہم دوسروں کا وقت بھی ضائع کرتے ہیں اس سے بہتر یہی ہے کہ فون کے پاس کاپی پنسل ضرور رکھا رہنے دیں جس سے ہم وقت کے ضیاع اور پریشانی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالٰی سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔

(ادارہ)

دنیال احمد باسیل ابن نصیر احمد اختر
ربوہ

عدیل ارشد ابن چوہدری ارشد
محمود دلنگاہ صاحب۔ ربوہ

ذکی احمد ابن عبدالسمیع وڑائچ
ربوہ

سامعہ چوہدری بنت نصیر احمد چوہدری
مربی سلسلہ۔ دارالعلوم غربی ربوہ

ندا النصر۔ چک 128/9-L ضلع ساہیوال
بنت انوار احمد انوار مربی سلسلہ

سلطان نصیر احمد۔ چک 128/9-L ضلع
ساہیوال ابن انوار احمد انوار مربی سلسلہ

فریحۃ العین ثمر بنت ڈاکٹر نسیم احمد خان
شیخوپورہ

مہوش حناء بنت نصیر احمد اختر
ربوہ

ظافر احمد منہاس ابن منیر احمد منہاس
امریکہ

آنسہ اشرف ابن محمد اشرف طاہر
ربوہ

سلمٰی مریم بنت حاجی عبدالسمیع طاہر
کنری ضلع تھرپارکر

مرزا کامران احمد ابن مرزا شبیر احمد
ربوہ

آصف مقبول ابن مقبول احمد
چ ب 121 فیصل آباد

عزیزہ آمنہ مبشر بنت مبشر احمد پال
سیالکوٹ

کاشفہ مقصود بنت مقصود احمد
احمد آباد سانگرہ

صائمہ اقبال بنت محمد اقبال
احمد آباد سانگرہ

آصفہ نورین ولد سفارش علی
احمد آباد سانگرہ

احمد جمال ابن میر مبشر احمد
بہاول پور

محمد سلمان ابن میر مبشر احمد
بہاول پور

محمد ادریس خاور ولد خاور ایوب
حلقہ ٹاؤن شپ لاہور

انس مقصود ابن مقصود احمد
احمد آباد سانگرہ

سمیرا امۃ الرؤف بنت مقبول احمد
اٹھوال۔ احمد آباد سانگرہ

نوشابہ تسنیم بنت مبشر احمد
احمد آباد سانگرہ

محمد بابر ابن منور احمد
احمد آباد سانگرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۵ دسمبر آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ دھوپ میں تیزی محسوس ہوتی ہے۔

○ ایک بھارتی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سیاسی لڑائی میرے اور بے نظیر کے درمیان ہے جسے ہم دونوں لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بے نظیر کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ قانون ہاتھ میں لیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ بابری مسجد کا تقدس ہمارا جذبہ ایمان ہے۔ اور تعمیر بابری مسجد تک حکومت پاکستان کا بھارت سے ہر سطح پر احتجاج برابر جاری رہے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدارتی آرڈی ننس کالا قانون ہے۔ اور ہم اسے سپریم کورٹ اور چاروں ہائی کورٹوں میں چیلنج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک آصف زرداری کو جیل میں رکھنے کے لئے پورے ملک کو سزا دی گئی ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ صدارتی آرڈی ننس عدلیہ کی آزادی سلب کرنے کے مترادف ہے۔

○ وفاقی وزیر الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کی کمیٹی سے مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مسرور احسن کو عدالت نے سینٹ میں بیٹھنے سے روک دیا ہے۔ آصف زرداری جیل میں ہے اور چانڈیو کو مذاکرات کا کوئی تجربہ نہیں۔

○ سی آئی اے کے ڈائریکٹر رابرٹ گیٹس نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت نے ۶۵ ایٹم بم بنانے کا مواد تیار کر لیا ہے اس کے علاوہ بھارت میں ہائیڈروجن بم کی تیاری پر بھی کام ہو رہا ہے۔ بھارت کے پاس ایسے جنگی جہاز بھی موجود ہیں۔ جو ایٹمی ہتھیاروں کو نشانے پر پھینکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اگنی میزائل اسی مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر دفاعی پیداوار میر ہزار خان بجارانی نے کہا ہے کہ سانحہ بابری مسجد نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے جو ناقابل معافی جرم ہے۔ حکومت انتہا پسند ہندوؤں کو سزا دلانے کے لئے حکومت بھارت سے رابطہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مندروں پر حملے کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

○ صدر پاکستان نے انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے ایکٹ میں ترمیم کے لئے ایک آرڈی ننس جاری کر دیا ہے۔ جس کے تحت خصوصی عدالتوں کے ملزموں کی ضمانت کوئی اور عدالت نہیں لے سکے گی۔ آرڈی ننس کا اطلاق پہلے سے زیر التوا مقدمات اور ضمانت کی درخواستوں پر بھی ہو گا۔

○ پنجاب یونیورسٹی نے بی۔ اے بی ایس سی۔ کے سالانہ امتحانات برائے سال ۱۹۹۲ء کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ بی اے کا نتیجہ ۱۱ء۱۹ فی صد جب کہ بی ایس سی کا نتیجہ ۱۵ء۲۷ فی صد رہا۔ مجموعی طور پر تمام پہلی پوزیشنیں طالبات نے حاصل کیں۔

○ لندن میں سینکڑوں ایشیائی باشندوں نے بابری مسجد کی شہادت کے خلاف امن مارچ کیا۔ اس مارچ میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ بھی شامل ہوئے۔

○ بابری مسجد کی شہادت کے خلاف کئی افغان شہروں میں مظاہرے ہوئے جن میں اسلامی ممالک سے بھارت کے ساتھ تجارت بند کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

○ حکومت پاکستان نے پاکستان میں موجود ۳۴ لاکھ افغان مہاجرین کے تمام کیمپ خالی کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ وفاقی وزیر مملکت راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ وہ مندر گرانے کی کسی کارروائی میں شریک نہیں ہوئے

○ بڑے شہروں میں امن عامہ اور تفتیش کا نیا نظام رائج کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے افسروں کا عرصہ تقرر کم از کم ایک سال ہو گا۔ ایس ایچ او کو حلقہ افسر کے مشورہ سے تفتیش تبدیل کرنے کا اختیار ہو گا۔ کارکردگی کا انحصار واردات کا سراغ لگانے پر ہو گا۔

○ دہلی ائیر پورٹ پر ایک کروڑ روپے کی سمگل شدہ اشیاء پکڑی گئیں۔

○ الجزائر میں ۶ اسلامی تنظیموں کی سرگرمیاں معطل کر دی گئی ہیں

○ کمبوڈیا کے شہزادہ سہانوک نے انتباہ کیا ہے کہ سیاسی دہشت گردی کا خاتمہ نہ ہوا تو امن فوج کے ساتھ تعاون نہیں کروں گا۔

○ فلپائن میں چھاپہ ماروں نے ۴۰ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

○ ٹویوٹا موٹر کارپوریشن کو اس سال ۲۰ فیصد کم منافع ہوا ہے۔

○ سراجیوو میں جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے تحت اس محصور شہر کی تین راہداریاں کھول دی جائیں گی۔

○ صومالیہ میں قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے سعودی عرب کی فوج کا پہلا امدادی دستہ صومالیہ روانہ ہو گیا ہے۔

○ امریکی اور روسی وزراء خارجہ کی جوہری اسلحہ میں کمی کے مسئلہ پر بات چیت ہوئی ہے۔

کراچی میں فلیٹ
کرایہ کیلئے خالی ہے

فلیٹ مشتمل بر تین بیڈ روم مع بالکونی، اٹیچڈ باتھ ڈرائینگ، ڈائننگ، ٹی وی لاؤنج امریکن کچن سٹور، بجلی، گیس، پانی، ٹیلیفون کی سہولیات اِرم وِلاز نزد سیوک سنٹر گلشن اقبال کراچی میں فوری طور پر کرایہ کے لئے خالی ہے۔

برائے رابطہ سعید احمد فون ۵۴۰۶۰۷ یا نعیم اللہ خان ۶۳۱۳۱۸۴ کراچی

پتہ

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۷۵/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں

سٹاکسٹ:۔ کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ کنری: بلال میڈیکل سٹور۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اوور ہیڈ برج۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار۔ حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ ساہیوال: ڈاکٹر قیصر محمود۔ میاں ہسپتال ہائی سٹریٹ۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۷۷۱ / ۶۰۶